



خونریز انتقام

ایمن

خونریز انتقامر ایمن

خونریز انتقامر

تخریر ایمن

قسط ۱ تا ۱۴

READERS CHOICE

خونریز انتقامر ایمن

رات ٹھنڈی اور پرسکون تھی ہر طرف خاموشی کا راج تھا کہ اچانک آہستہ چلتی ہوئیں تیز طوفان کی شکل اختیار کرنے لگی بادلوں کے گرجنے کی تیز آواز اور آسمانی

بجلی کے ناقابل یقین حد تک تیز چمکنے سے رات بے خوفناک ہو گئی آسمان کا رنگ لال ہو چکا تھا لیکن ان سب سے بے خبر ضیاء حویلی کے مکین گہری نیند کے مزے لوٹ رہے تھے اسی وقت حویلی کے پیچھے بنے سرونٹ کو اڑنے کے ایک پرانے بند کمرے کی کھڑکی کھل گئی اور کمرے سے پہلی روشنی نکلنے لگی اس روشنی میں بننے والا عکس کھڑکی کے قریب آنے لگا اسی وقت فضا میں بلند چیخ کی آواز آئی جسے سن کر دوسرے کمرے میں سوئی رخسانہ جاگ گئی اور فوراً دروازہ کھول کر دیکھا تو نظر سامنے کمرے کی طرف اٹھی عین اسی وقت آواز آئی۔

میرے پاس آؤ میری مدد کرو آواز کسی لڑکی کے رونے کی تھی
کو کون ہو تم؟ رخسانہ بولی

پاس آ کر خود دیکھ لو میں بہت تکلیف میں ہو

کون ہو تم کیا چاہتی ہوں مجھ سے؟ رخسانہ بولی

انتقام چاہتی ہوں۔ دہشت ناک آواز آئی

رخسانہ کا جسم خوف سے کانپنے لگا

کیسا انتقام؟ میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں۔

خونریز انتقامر ایمن

اسی آواز نے نسنستے ہوئے کہا

اس حویلی میں رہنے والے سب لوگ میرے انتقام کا نشانہ بننے والے ہیں اور تم میرا پھلا شکار ہو۔ نہیں مجھے جانے

دو

رخسانہ نے بھاگنے کے لیے پیچھے کی طرف پلٹی مگر یہ کیا اس کے قدم خود بخود کھڑکی کی طرف بڑھنے لگے اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر آواز حلق میں ہی پھنس گئی وہ اب کھڑکی کے پاس کھڑی تھی وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک کالا بالوں سے بھرا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکلا اور رخسانہ کو چہرے سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا رخسانہ کی دلخراش چیخوں سے فضا گونج اٹھی آندھی نے شدت اختیار کر

اختیار کر لی

کچھ سکینڈ بعد رخسانہ کی چیخنے کی آواز بند ہو گئی

اور یہ کیا کھڑکی سے باہر کچھ پھینکا گیا یہ تو رخسانہ کا کٹا ہوا ہاتھ تھا

اور پھر ایک ایک کر کے اسکے جسم کی اعضاء باہر نکلنے لگے اسکے جسم کا ہر حصہ بری طرح سے نوچا گیا تھا اور جلد بھی اتار لی گئی تھی

آخر میں اس کا سر باہر پھینکا اس کی زبان باہر کی طرف لٹک رہی تھی اور آنکھیں دو حصوں میں کٹی ہوئی تھی

طوفان تھل گیا کمرے میں اندھیرا چھا گیا اور کھڑکی بند ہو گئی رات پہلے کی طرح پرسکون ہو گئی گویا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

خونریز انتقامر ایمن



ضیاء حویلی میں آکر خوبصورت صبح اتری سب ناشتہ کی ٹیبل پر موجود ناشتہ میں مصروف تھے کہ ضیاء صاحب اپنی بڑی بہو سے بولے شینل میرا آفس ڈریس تیار کر دو میرا آج آفس جانے کا ارادہ ہے گھر بیٹھے بیٹھے دل عجیب سا ہو گیا ہے ارے یہ تو بہت اچھی بات ہے یا بھی آپ کو کبھی سے کہے رہے تھے کہ آفس آجانا کریں آپ مانتے ہی نہیں تھے آپاشی نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے

ان کا بڑا بیٹا جواد بولا

ٹھیک ہے میں آپ کے کپڑے تیار کرواتی ہو
رضیہ رضیہ شینل نے زور سے نوکرانی کو آواز دی
جی بی بی جی چند ہی سیکنڈ میں وہ دوڑی ہوئی آئی

جلدی سے بڑے بابا کے کپڑے استری کر دوں اور رخسانہ کو میرے پاس بھیجو

بی بی جی وہ رخسانہ تو

رضیہ کہتے کہتے چھپ ہوگی
جس پروردہ ان کی چھوٹی بہو غصہ سے بولی جو کہنا ہو سیدھی طرح سے کہا کرو ورنہ زبان کھینچ لوگی

وہ بی بی جی رخسانہ حویلی میں نہیں ہے

خونریز انتقامر امین

کیا مطلب وردہ بولی

میں صبح سے پوری حویلی میں ڈھونڈ رہی ہوں مگر وہ کہیں نہیں ملی
اچانک کہا غائب ہو گئی کہیں اپنے گاؤں تو نہیں چلی گئی بغیر بتائے
شینل نے کہا

نہیں بی بی جی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کے بابا کا فون آیا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ میری اس سے کرواؤ
ہو نہ نہ بہو یہ کس قسم کی نوکرائیاں رکھی ہوئی ہے ضیاء صاحب غصہ سے بولے
اتنے میں رخشندہ بھاگتے ہوئے آہی
صاحب جی صاحب جی غضب ہو گیا
کیا ہوا ہے تمہیں اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو
جو اداس کی حالت دیکھ کر بولا
جس کا سانس پھولا حوالے تھا اور جسم کانپ رہا تھا
بی بی جی بڑے صاحب وہاں باہر خون ہے
یہ کیا بکواس ہے کہا خون ہے
سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے
صاحب میں سچ کہہ رہی ہو آپ جاری خود دیکھ لیں

Page 6 of 45

خونریز انتقامر امین

چلو دیکھتے ہیں کہاں خون پڑا ہے ضیاء صاحب بولے
باہر کارپورچ میں پڑی ڈسٹرکٹ بن چڑا اسی کھڑا اندر جھانک رہا تھا اسکے چہرے پر خوف تھا ان کے آنے پر جلدی سے
سائیڈ پر ہو گیا

ہٹو مجھے دیکھنے دو ضیاء صاحب نے آگے بڑھ کر اندر جھانکا

تو ان کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی

کیا ہوا بابا اس کے اندر کیا ہے

تم لوگ خود دیکھ لو

انہوں نے جیسے ہی دیکھا فوراً بولے یہ ہمارے گھر کہاں سے آگے

رخشنده بولی

یہ رخسانہ کے خون آلودہ کپڑے ہے

کیا ہے اندر آپ لوگ ہمیں بھی تو بتائیں

وردہ بولی اس میں رخسانہ کی خون سے بھرے کپڑے پھٹے ہوئے پڑے ہیں

چڑا اسی بولا بابا مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا ہمیں فوراً پولیس کو اطلاع دینی چاہیے رخسانہ غائب ہے اور اس کے یہ

خون آلودہ کپڑے آخری کیا رہا ہے اسکا پتہ پولیس ہی لگائے گئی

خونریز انتقامر ائمن

ذیشان ڈرتے ہوئے بولا

آپ صحیح کہہ رہے ہیں جو ادبھائی آپ پولیس کو فون کرے وردہ نے کہا
خبردار جو کسی نے پولیس تک بات پہنچائی ضیاء صاحب غصہ سے دھاڑے
جس پر سب انہیں حیرت سے دیکھنے لگے

کیا مطلب بابا یہ پولیس کیس ہے اور آپ کہہ رہے ہیں انہیں متعلق انفارم کریں
جانتا ہوں میں مگر تم لوگ جانتے ہو اس کے بعد کیا ہوگا اخباروں اور ٹی وی میں ہمارے بارے کیسی نیوز چلے گئی
ہماری عزت خاک میں مل جائیں گی سب پھنس جائے گی صرف ایک نوکرانی کی وجہ سے
اس لیے جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اس بات کو یہی ختم کرتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں
تم دونوں بھی اپنا منہ بند رکھو گی انہوں نے رضیہ اور رخشندہ سے کہا
اور پھر چپڑا اسی کو کچھ پیسے دیتے ہوئے کہا

جو تم نے یہاں دیکھا وہ کسی کو۔ متعلق بتانا ورنہ ساری زندگی کے لئے اندر کروادو گا سمجھے
نہیں صاحب مجھ پر رحم کرو میں کسی کو کچھ نہیں بولوں گا

ٹھیک ہے اب تم یہ کپڑے ایک شاپر میں ڈال کر اسی دورنالے میں پھینک آؤ
میں ابھی یہ کام کرتا ہوں

چپڑا اسی بولا

Page 8 of 45

خونریز انتقامر امین

گڈ تم سب بھی اندر چلو

انہوں نے باقی سب سے کہا جو خوف سے بار بار ڈسٹ بن کو دیکھ رہے تھے
ضیاء صاحب اس بات سے بے خبر تھے کہ آنے والے دنوں میں ان سب کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

نر ملا کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں داخل ہوئی اور ساگر کو گہری سوچ میں گم پایا،
اس نے ٹرے میز پر رکھی اور اس کے ساتھ جاری بیٹھی
کیا بات ہے ساگر؟ کہاں گم ہو؟

نر ملانے پوچھا

مگر وہ یوں ہی بیٹھا رہا نر ملانے پریشانی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا
ساگر کیا ہوا ہے؟ میں تم سے بات کر رہی ہوں جب سے تم گھر آئے ہو کمرے سے باہر بھی نہیں آئے بتاؤ کیا کوئی
مسئلہ ہے

اب کیا بار ساگر نے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا نر ملانے خوف سے دل پر ہاتھ رکھ لیا
ساگر یہ کیا تمہاری آنکھیں تو لال ہو رہی ہیں ایسا لگتا ہے

ابھی ان سے خون نکلنے لگے گا

پھر کچھ سمجھتے ہوئے بولی کیا پھر کوئی خطرناک شیطان آنے والا ہے؟

خونریز انتقامر ایمن

شاگرد بولا میں نہیں جانتا کہ اس اس باریہ کون ہے مگر مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا میرا علم بڑھے خطرے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں

تو پھر اب تم کیا کرو گے کیسے پتہ لگاؤ گے نرملا جلدی سے بولی

مجھے آج رات ایک خونی چلہ کاٹنا ہو گا شمشان گھاٹ میں پھر ہی آنے والی آفت کا علم ہو گا تم دعا کرو آج شمشان میں کوئی تازہ مردہ مل جائے جس پر میں علم کر سکوں نرملا یہ سن کر خوفزدہ ہو گئی

یہ کوئی پہلی بار نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ اس کا شوہر عام انسان نہیں وہ شروع سے ہی روحوں سے باتیں کرنے کا ہنر جانتا تھا اور پھر اس کے بنگالی استاد نے اس کی یہ صلاحیتیں دیکھ کر اسے کالے جادو اور طلسماتی دنیا کا حصہ بنا دیا ایک

مہان دیو کو اس نے اپنی بہادری سے ایسا ہرایا کہ کالی دنیا میں ہلچل برپا ہو گئی ہر کوئی ساگر کے نام سے بھی ڈرنے لگا وہ ہر آنے والی بلا کو جو دنیا کو برباد کرنے یا کسی مظلوم کو ستاتی ہر اکرا اس کا عبرتناک انجام کرتا

اسکی بہادری اور کامیابیوں کو تو دیکھ کر بنگالی استاد نے اپنے تمام عملیات کا عزن اس کے حوالہ کر دیا

آج بھی ساگر کا خاص علم آسے کچھ بہت غلط ہونے کا اشارہ کر رہا تھا وہ غلط کیا تھا اسے آج رات ہر حال میں معلوم کرنا تھا



چپڑا سی جس کا نام انیل تھا

خونریز انتقامر امین

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID; <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram; <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

خونریز انتقامر امین

وہ دور دراز ایک نالے کے پاس کھڑا تھا

یہ جگہ بالکل ویران تھی صرف دو آوارہ کتے نالے میں منہ ماری کر رہے تھے

اسی نے اپنے ہاتھ میں موجود شاپر کو ایک مرتبہ دیکھا

اور پھر اسے جلدی سے نالے میں پھینک دیا

گہرا سانس لے کر واپسی کے لئے مڑا ہی تھا کہ اچانک کتوں نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا

اس نے حیرت سے پیچھے دیکھا

تو اس کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا

کون شاپر سے روانی میں نکل کر پورے نالے میں پھیل رہا تھا

سارے نالے کا رنگ گہرا سرخ ہو گیا

شاپر سے دو ہاتھ اور ایک کٹا ہوا سر نکلا

جس کی زبان باہر کی طرف نکلی ہوئی اور آنکھیں خالی تھی

سرفضا میں بلند ہوا اور ہاتھ اس کی اسکی طرف بڑھنے

لگے وہ چیخنا چاہتا تھا بھاگنا چاہتا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر پایا

اسکا جسم ساکت ہو گیا

ان دونوں ہاتھوں نے اسکو دبوا چا اور پھر اس چھ فٹ کے انسان کو لے کر واپس شاپر میں چلے گئے

خونریز انتقامر ایمن

نالے میں موجود خونی پانی دوبارہ شاپر میں چلا گیا

ارد گرد ایک بار پھر ویرانی کا راج تھا



رات کی گہری تاریکی میں شمشان گھاٹ کا منظر بے حد خوفناک تھا

کی کچھ قبریں تو کئی مردوں کی جلی ہوئی ہڈیاں پھیلی ہوئی تھی

شمشان گھاٹ کے بیچوں بیچ خون سے دائرہ لگائیں سا گر آنکھیں بند کر کے منتر پڑھنے میں مصروف تھا

اسکے سامنے 35 سالہ آدمی کی لاش پڑی تھی

یاسر کی خوش قسمتی تھی کہ اسے آج تازہ لاش مل گئی ورنہ اسکا عمل مشکل ہو جاتا

اس آدمی کی موت ایکسیڈنٹ میں ہوئی تھی آج صبح اسکے خاندان والوں نے اس کی میت کو جلانے کے بجائے دفن کیا

تھا

جبکہ ساگر نے اسکی قبر کھول کر لاش نکال لی

اب اسکو سامنے رکھ کر آنے والی آفت کا پتہ لگانے کے لیے خاص عمل کر رہا تھا

READERS CHOICE

کچھ دیر بعد شمشان گھاٹ میں نسوانی چیخوں کی آواز

گوںج اٹھی

خونریز انتقامر ایمن

چیخوں کی آواز میں روانی آتی گئی

ساگر کو لگا جیسے ابھی اس کے کان

پھٹ جائے گئے زور سے بجلی چمکنے

لگی تیز ہواؤں کا جھکڑ چلنا شروع ہوا

شمشان گھاٹ میں موجود انسانی ہڈیاں

ہوا کے زور پر اک دوسرے سے ٹکرانے لگی

ساگر کے لیے یہ سب پر داشت کرنا مشکل ہو رہا

تھا جس بلا کا صرف پتہ لگانا فنا فوناکھے

وہ خود کتنی ہیستناک ہو گئی

عین اسی وقت آسمان کی سیاہی سرخی مائل ہونے لگی

ساگر نے آسمان کی طرف دیکھا تو اپنا عمل تیز کر دیا

آسمان پر گہرے سرخ بادل چھا گئے

اک لمحہ کو ہر چیز ساکت ہو گئی تو دوسرے ہی پل موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اک تیز خونی بارش

حیران کن بات یہ تھی کہ ساگر کے بنائے ہوئے دائرے کے

اندر بارش کا اک قطرہ بھی نہیں گرا تھا لیکن اس دائرے کے باہر تو گویا اک سیلاب آگیا تھا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیا

خونریز انتقامر ایمن

اچانک سب کچھ غائب ہو گیا اور ساگر کو کو ایسا لگا جیسے کوئی اس کے قریب آیا اپنا منہ اس کے نزدیک کر کے اک

سر سری سی سرگوشی میں بولا

اپنی آنکھیں کروں۔

اس نے آواز کی ہدایت پر عمل کیا

پھر اسے اپنا آپ ہوا میں محسوس ہوا چند پل بعد اسے جب زمین محسوس ہو ہی

آنکھیں کھول دو

خاصی بھاری آواز آئی

جسے پر اس نے جلدی سے سامنے دیکھا

لیکن سامنے جو تھا اس کو دیکھ کر اس کی روح لرزی

اس کے سامنے بیٹھی مخلوق بہت عجیب سی تھی

وہ مردہ جو اس نے اپنے عمل کے لیے استعمال کیا تھا

وہ عجیب مخلوق اسے نوچ نوچ کر کھا رہی تھی

جیسے زندگی بھر کچھ کھایا ہی نہ ہو

دیکھنے میں اس کا جسم جانوروں کی طرح تھا جیسے

شیر، چیتا وغیرہ

Page 15 of 45

خونریز انتقامر ایمن

جب کہ چہرہ پر تین بڑی بڑی آنکھیں اک لائن میں تھی

اسکے نیچے بڑا سا موٹا ناکس میں آکر طرف چار بالیاں ڈلی ہوئی تھی

کا نفرنس ہاتھی نماز بڑے ہونٹ موٹے اور چار نوکیلے دانت باہر کونکے ہوئے

سر پر دو سینک اور ان کے درمیان چوٹی پر پر اک پونی بنی ہوئی تھی

جو اس کی کمر تک لہرا رہی تھی

بڑے انہماک سے کھانے میں مصروف تھا کہ ساگر بولا

کون ہو تم

اس نے اک نظر اسے دیکھا اپنے ہاتھ میں موجود اس انسان کے دل کو کچل کر منہ میں ڈالا اور پھر بولا مجھے انسانی

گوشت پسند ہے اس کو کھا کر بہت مزہ آتا ہے طاقت ملتی ہے اور عجیب سا سرور ملتا ہے ویسے تم نے مجھے اس انسان کا

تحفہ کیوں دیا ہے میں جانتا ہوں

تو بتائیں مجھے اس بلا کے بارے میں

ساگر بے چینی سے بولا

READERS CHOICE

میں تمہیں جانتا ہوں اچھے سے تم بہادر ہو

بغیر کسی ڈر کے موت کے دریا میں بھی کود جاتے ہو لیکن اس بار تمہاری ٹکرا اس سے ہیں جو تمہیں موت بھی اذیت

ناک دے گی اور تمہیں مرنے کے بعد بھی نہیں چھوڑے گی

خونریز انتقامر ایمن

واپس مڑ جا جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا تم اس بلاگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ انتقام کی پیاسی ہے جب تک اتنا خون بہا
نہیں لے گئے جس سے اسکی انتقام کی آگ ٹھنڈی ہو چین سے نہیں بیٹھے گئی
اس کی آزادی کا پروانہ اب جا کر پورا ہونے والا ہے اور اسکے بعد اک خونریز انتقام
کسی چیز کا انتقام لینا چاہتی ہے وہاڑی اتنی خونی کیوں ہے
اسکی کوہی وجہ تو ہوگی کسی سے انتقام لینا چاہتی ہے اور کیوں کیا ہوا تھا اسکے ساتھ
بتانا ہوں صبر سے کام لو اور پھر وہ اپنا انسانی ڈنر بھی کرتا رہا اور اسے سب بتاتا گیا جسے سن کر ساگر کے چہرے پر کبھی
افسوس کبھی غصہ کے تاثرات ابھرتے گئے

حویلی کا ہر فرد درخسانہ والے واقعے
سے پریشان اور خوفزدہ تھا اگرچہ
اس کے بعد انہوں نے اس موضوع
پر آپس میں اک دوسرے سے کوئی
بات نہیں کی تھی لیکن اندر سے
سب کے دلوں میں خوف تھا
دوسرے دن وردہ نے رخشندہ کو بلا کر

خونریز انتقامر ایمن

کہا مجھے رخسار کی جگہ اک دوسری

نوکرانی کی ضرورت ہے تمہاری نظر میں کوئی ایسی عورت ہے جو قابل بھروسہ بھی ہو

جیسے بی بی جی میری اک سہیلی ہے فوزیہ وہ اک

بنگلہ میں کام کرتی ہے بیچاری کا شوہر

شادی کے پانچ سال بعد مر گیا

دو بیٹیاں ہیں اک کی شادی کی مگر

دو سال بعد اسے طلاق ہو گئی

اک بیٹے کو لے کر پھر ماں کی

دہلیز پر آ بیٹھی دوسری بیٹی 17 کی ہے

اس کے لیے فوزیہ نے مجھے کام والا گھر دیکھنے

کے لیے کہا تھا اگر آپ کہے تو میں اسے

کل صبح حویلی لے آؤ؟

ہاں ٹھیک ہے کل لے آنا

وردہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

ویسے بھی وہ امید سے تھی

Page 18 of 45

خونریز انتقامر ایمن



مہراپنے 1 سال کے بیٹے کو سلارہی تھی
کہ چاندنی پریشان سے کمرے میں
داخل ہوئی چھپ چاپ اس کے پاس آکر بیٹھ
گی کیا بات ہے مہر نے پوچھا
اماں ابھی تک نہیں آئی آج سے پہلے تو اتنی دیر کبھی
نہیں ہوئی میرے نے اس پر مسکرا کر اسے دیکھا
معصومیت نیند نقوش والی منزل مونہی سی چاندنی بلاشبہ وہ بہت حسین تھی لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی
تھی مہر نے اسے دل سے لگاتے ہوئے کہا
اماں آتی ہی ہو گئی
اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی لوگ اماں آگئی
ایسے ہی پریشان ہوتی رہتی ہو
چاندنی خوشیاں بھاگتے ہوئے دروازہ کھولنے گئی سامنے اسکی اماں ہی تھی
کہارے گئی تھی میرے دل میں عجیب سے خیالات آرہے
تھے اس کی ماں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بولی آج رخشندہ نے حویلی میں بلایا تھا وہاں گی تھی

خونریز انتقامر ایمن

باتیں کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی مہرنے جلدی سی پانی کا گلاس دیا اور بولی
حویلی کیوں بلایا میں نے چاندنی کے لباس سے بات کی تھی کہ اچھا سا کوئی کام والا گھر ہوا سنے مجھے بتایا کہ حویلی میں اک
کام والیکی ضرورت ہے کل صبح چاندنی کو لینے آئے گی
چاندنی کا دل اداس ہو گیا یہ سچ تھا کہ وہ کام
کرنا چاہتی ہے کیونکہ اسکی ماں جتنا کماتی تھی

وہ گھر کا کرایہ اور بجلی گیس کے بلوں میں چلا جاتا بہت مشکل سے گھر کا گزارہ ہوتا تھا کبھی کھانے کو ہوتا کبھی نہیں اب
جب اسے حویلی میں کام مل گیا تھا تو اسے خوش ہونا چاہیے تھا مگر اسکے برعکس اس کا دل کچھ خالی خالی سا تھا آخر کیوں



صبح صبح رخنندہ اسے لینے آ پہنچی

اس کی ماں نے اچھے سے سمجھا کر اسے روانہ کیا

طے یہ ہوا تھا کہ چاندنی ہفتے میں اک بار گھر آیا کرے گی

تھوڑی دیر میں وہ ایک شاندار حویلی کے سامنے کھڑی تھی جو ہی اس نے حویلی میں قدم رکھا

کووں کا ایک بڑا ٹولہ حویلی کے اوپر زور زور سے آوازیں

نکال کر منڈلانے لگا

اس نے حیرت سے انہیں دیکھا مگر رخنندہ کے بلانے پر وہ جلدی سے اندر بڑھ گئی

خونریز انتقامر ایمن

اندر سے حویلی اتنی خوبصورت تھی جتنی اس نے خوابوں میں بھی نہیں دیکھی تھی
سامنے سے شینل اور وردہ آئی انہیں دیکھ کر

رخشنده نے فوراً سلام کیا

اور بولی بیگم صاحبہ یہ چاندنی ہے اس کے بارے میں آپ کو کل بتایا تھا

بلکل مجھے یاد ہے پھر اک نظر چاندنی کو دیکھ کر بولی

اسکو بچن کا کام دو کو کنگ وغیرہ تو کر لیتی ہونا

وردہ نے پوچھا

جی سب کام کر لیتی ہوں

چاندنی نے کہا

اسے سارا کام سمجھا دو رخشنده ہم دونوں اکٹھے فرینڈ کی طرف جارہی ہے

پھر رخشنده چاندنی کو لے کر بچن میں آگئی اور کہا آج سے بچن تمہاری ذمہ داری ہے اپنا کام شروع کر دوں

جی اور آگے بڑھ کر سینک میں موجود گندے برتنوں کو دھونا شروع ہو گئی تھوڑی دیر بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے

کوئی اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہے

اس نے سر اٹھا کر آپاس دیکھا پھر اپنا وہم سمجھ کر

اپنا دھیان برتن دھونے کی طرف کر دیا

خونریز انتقامر ائمن

جبکہ کوارٹر میں بنے اس پر سرار کمرے میں اک خوفناک قہقہہ گونجا جیسے کوئی بہت خوش تھا چاندنی کے آنے

پر۔

انیل دو دن سے غائب تھا
اسکی بیوی میری نے اسے
ہر جگہ تلاش کر لیا اس کے
دوستوں سے پوچھا جہاں
کام کرتا تھا وہاں بھی گی
لیکن کہیں کچھ پتہ نہ چل
سکا اس کی پریشانی دیکھ
کر اس کی پڑوسن نے اسے
پولیس میں رپورٹ درج کروانے
کا مشورہ دیا اور اس کے ساتھ
جانے کے لیے تیار ہو گی میری کو
بھی یہ بات صحیح لگی

Page 22 of 45

خونریز انتقامر ایمن

کچھ دیر میں وہ پولیس اسٹیشن میں

موجود تھی سامنے پولیس وردی میں

بیٹھا آدمی کافی بد تمیز واقع ہوا تھا

دیکھو بی بی ہمارے پاس پہلے ہی بہت کیس

پڑے ہیں اور تم کہہ رہی ہو کہ اب ہم تمہارے شوہر کو تلاش کرے اور بی بی تمہارا شوہر کوئی کا نہیں ہے

جسے ہم گلیوں بازاروں میں ڈھونڈتے پھرے خوا مخواہ

فضول وقت ضائع کرنے آجاتے ہیں جاو جا کر کہی اپنے رشتہ داروں وغیرہ میں تلاش کرو ہمارا دماغ خراب نہ خراب

کرو پولیس والے نے غصے سے کہا

ایسامت کرو صاحب انیل میرا اور میرے بچوں کا واحد

سہارا ہے اس کے علاوہ ہمارا اس دنیا میں کوئی رحم کرو مجھ پر میرے شوہر کو ڈھونڈنے میں مدد کروں

میری روتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے مگر وہ تو کوئی انتہائی بے حس انسان تھا

لگتا ہے تمہیں ایسے سمجھ نہیں آئے گی اور خدا بخش ادھر

READERS CHOICE

آذر اس نے کسی کو آواز دی

اک درمیانی عمر کا کانسٹیبل اندر آیا

جی سر

خونریز انتقامر امین

اس عورت کو دھکے مار کر تھانے سے باہر کراگریہ دوبارہ

یہاں آئی تو اس کو چوری کے میں اندر کر دیا

جو حکم سر وہ بولا اور میری کی طرف بڑھنے لگے

میری اس انسپکٹر کے قدموں میں گر گئی اور فریاد کرنے لگی اولے جا اسے اس نے میری کو ٹھوکر مار کر کہا
اس سے پہلے خدا بخش اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالتا اس کے ساتھ آئی خاتون جواب تک خاموش تھی بولی

اک منٹ کتنے پیسے چاہیے ہے تمہیں رپورٹ درج کرنے کے

انسپکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اب کی ناکام کی بات زیادہ نہیں بس بیس ہزار

اس خاتون نے پرس کھولا اور اندر سے پیسے نکال کر اس کے سامنے رکھے

اس خاتون کا نام فاطمہ تھا یہ میری کی ہمسای اور بہت اچھی دوست بھی تھی

ان کے گھریلو حالات سے واقف تھی

میری اتنی سمجھدار نہ تھی اس لیے انسپکٹر کی غرض کو نہیں سمجھ سکی مگر فاطمہ اچھے سے جان گئی

اس لیے اس نے انسپکٹر کو پیسے دے تاکہ وہ انیل کو ڈھونڈنے میں مدد کرے وہ جانتی تھی کہ میری اسے یہ

خونریز انتقامر ایمن

رقم واپس نہیں کر سکتی مگر اس نے بغیر کسی غرض کے اس کی مدد کی سچ ہے دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دل نیک اور نیت صاف ہوتی ہے جو بغیر کسی جھجک کے غریب اور مظلوم لوگوں کی مدد کو تیار رہتے ہیں اگر اس دنیا میں انسپکٹر جیسے مطلب پرست لالچی اور بے حس انسان ہوتے تو یہ دنیا تو کبھی کی تباہ ہو چکی ہوتی انسپکٹر کو جب رقم ملی تو اس کا رویہ شہد کی طرح میٹھا ہو گیا اس نے فوراً رپورٹ درج کی اور انہیں یقین دلایا کہ وہ جلد انیل کو ڈھونڈ لے گئے وہ اب بے فکر ہو کر گھر جائیں۔

ان کے جانے کے بعد اس نے پیسے نکال کر چوے
ارے کیا بات ہے تیری جا بڑی بیٹھے بڑا ہاتھ مار لیا تو نے آج
اس نے خود کو داد دی

مگر بے وقوف یہ نہیں جانتا تھا انجانے میں ان پیسوں سے وہ اپنی موت خرید چکا ہے
اک بھیانک موت



ساگر چلہ کاٹنے کے بعد گھر آیا تو اس نے نرملا کو ساری باتیں بتائیں اور ساتھ ہی اپنا سامان سفر تیار کرنے لگا
تو کیا تم پاکستان جاو گئے؟ نرملا نے اس سے پوچھا
ہاں میں پاکستان ہی جا رہا ہوں چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے جلد از جلد پاکستان میں موجود اس حویلی میں
پہنچنا ہے

خونریز انتقامر ایمن

نر ملا اس کے جانے سے بہت پریشان ہوئی اس کا دل ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ وہ اتنے دور جائے وہ بولی سا گر تم وہاں مت جاو یہ کام تم طلسمات کی دنیا میں کسی کو سونپ دو

نہیں نر ملا یہ کام اتنا آسان نہی وہ چڑیل کافی طاقتور ہے اور وقت گرتے ساتھ وہ مزید طاقت حاصل کر رہی ہے تمہیں نہیں جانتی نر ملا وہ بہت بھیانک ہے اتنی کہ اگر وہ اک بار آزاد ہوگی تو اس حویلی میں خون دریا کی طرح بہے گا کسی کو نہیں چھوڑے گی اس کے بعد وہ پوری دنیا میں تباہی مچا دے گی ہر اک کو مار کر ان کی روحوں کو وہ اپنا غلام بنائی گئی وہ انکو خونی بنادے گی اور اسے بھی زیادہ خطرناک بات یہ کہ اگر طلسماتی دنیا کے شیاطین کو اس بدروح کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ بھی اس کا ساتھ دے کر دنیا کو تباہ کرنے اور انسانوں کو مارنے کے لیے اسے مزید طاقتور بنادے گئے اور ہمیں ان سب سے پہلے اپنا کام شروع کرنا ہو گا تم سمجھ رہی ہونا

ہاں نر ملا بولی میں تمہیں روک نہیں سکتی جانتی ہوں۔

تم بس اپنا خیال رکھنا کبھی ہمت مت ہارنا نر ملا روز پڑی

ساغر نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا پریشان مت ہوں میں بہت جلد واپس آؤ گا تب تک تم ہمارے آنے والے بچے کا خیال رکھنا ساغر نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ پیار سے کہا جس پر نر ملا نے شرما کر اس کے سینے میں اپنا چہرہ

READERS CHOICE

چھپالیا



شام کو اچانک تیز ہوا انیں چلنے شروع ہو گئی

خونریز انتقامر امین

موسم کافی خراب ہو گیا جابر آج رات پولیس اسٹیشن میں ہی گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا اس نے فون کر کے اپنے گھر اطلاع دی پھر اس نے خدا بخش کو بلا یا اور کہا

ابے یار مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے یہ پیسے پکڑ اور جا کے کھانا لے آ

پر صاحب باہر بہت تیز بارش ہو رہی ہے بجلی تو ایسے تیز چمک رہی ہے کہ اللہ کی پناہ

او ہو بس کر چھتری لے کر جا اور پانچ منٹ میں واپس ورنہ تیری خیر نہیں

جابر غصہ سے بولا جی اچھا خدا بخش برسا منہ بناتے ہوئے چلا گیا تھانے کے باقی ورکرز بھی کسی ناکسی کام سے گئے

ہوئے تھے اور اتفاق سے وہ اس وقت تھانے میں اکیلا تھا

جابر ٹانگیں میز پر رکھ کر ایزی ہو کر بیٹھ گیا آیا اچانک کمرے کا دروازہ زور سے بند ہوا اور لائٹ آف آن ہونے لگی

جابر بکھلا کر کھڑا ہوا کون ہے سامنے او

خدا بخش اگر یہ تم ہو تو میں بتا رہا یہ مذاق بہت مہنگا پڑے گا تم

جابر چلاتے ہوئے آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا

اس کے ماتھے سے پسینہ ٹپکتی رہا تھا بلکہ پورا جسم ہی پسینہ میں نہایا ہوا تھا دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے ہینڈل پر

ہاتھ دکھ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی

مگر یہ کیا دروازہ بند تھا خدا بخش سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی پھر اور کون ہے جس نے یہ حرکت کی

خونریز انتقامر ایمن

زور سے بادل گرے تو اس کے ساتھ ہی کمرے کی لائٹ آف آن ہونے لگی
اور روشنی کارنگ تبدیل ہو کر سرخ ہو گیا جابر کے چھکے چھوٹ گے
اس نے زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا کوہی ہے مجھے نکالوں یہاں سے
خدا کا واسطہ ہے کوئی ہے کوئی سن رہا ہے مجھے میری کرو
وہ اسی طرح چلائے جا رہا تھا کہ اچانک سے اسے اپنے پیچھے کسی کی گہری سانسوں کی آواز آنے لگی اور اس کے ساتھ ہی
کمرے میں اک گندی بدبو پھیل گئی
اس نے دل کڑھا کر کے جوہی پیچھے دیکھا اک زوردار چیخ اس کے منہ سے نکلی
سامنے اک شخص ہوا میں کھڑا تھا اس کے وجود پر جلد نہ تھی خون اور گوشت اس کے وجود سے ڈھلک کر زمین پر
گر رہا تھا
جبکہ گردن اس کے کندھے پر پڑی تھی موٹی موٹی آنکھوں میں لال رنگ کی لکیریں نمایاں تھی
جو اسے ہی گھور ہی تھی
کو کون ہو تم جابر نے ہمت کر کے پوچھا
کیوں میرے پیچھے پڑ گے ہو
اس کے منہ سے آواز نکلی
تمہاری موت

خونریز انتقامر امین

جابر سرتاپاؤں لرزاٹھا

خدا کے لیے مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے مجھے مار کر تمہیں کیا حاصل ہوگا مجھے جانے دو
جابر اس کی سامنے گڑ گڑانے لگا

سکوں اس کے منہ سے نکلا اس کے ساتھ ہی فضا میں دو تیز دھار آریاں نمودار ہوئی
نہیں نہیں جابر زور زور سے چلاتے ہوئے واپس دروازے کی طرف بھاگا
مگر اکیلا کا جھونکا چلا اور جابر کو اٹھا کر کمرے کے درمیان میں لا پٹخا دونوں آریاں اب اس کے سر پر تھی
مجھے جانے دو جابر روتے ہوئے بولا

مگر اب شاید بہت دیر ہو چکی تھی
کمرے کی لائٹ آف ہو گی اور کمرے میں اس کی زوردار چیخوں کی آواز گونج اٹھی
ایسا لگتا تھا جیسے بہت آرام سے اس کے وجود کو کاٹا جا رہا ہے دو منٹ بعد خاموشی طاری ہو گئی اس لمحے بجلی چمکنے کی
روشنی میں جو منظر سامنے آیا وہ بہت بھیانک تھا سچ ہے برائی کا انجام برا ہوتا ہے

خدا بخش جوں ہی ہوٹل سے باہر نکلا اتنی تیز طوفانی بارش دیکھ کر حیران ہوا بھی کچھ دیر پہلے تو موسم بالکل صاف تھا
یہ اچانک بارش کہاں سے آگئی

اف کیا مصیبت ہے اب لیٹ جاؤ گا تو جا رہا صاحب اچھے سے عزت کرے گے

خونریز انتقامر امین

اس نے دل میں سوچا اور پھر اک نظر بارش کو دیکھا اب جو بھی تھا اسے ہوٹل میں بیٹھ کر بارش رکنے کا انتظار کرنا تھا



ساگر نے نرملا کو الوداع کہہ کر اپنے سفر کا آغاز کیا

وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ حویلی پہنچ کر وہ کس طرح اندر جاسکے گا کیونکہ اس کے عمل کے مطابق وہ خونی بلا اس حویلی میں ہی کہی تھی جو بھی تھا اسے جلد از جلد وہاں پہنچنا تھا اس سے پہلے کہ وہ اپنا خونی کھیل شروع کرے



بارش کے رکتے ہی خدا بخش جلدی سے پولیس اسٹیشن پہنچا

ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا جبکہ جابر کے کمرے کا دروازہ بند تھا اس نے کام کرتے اسلم سے پوچھا
اسلم بات سن میرے دیر سے آنے پر جابر صاحب نے کچھ کہا تجھ سے
نہیں وہ تو کافی دیر سے کمرے سے نہیں نکلے

اچھا پھر ٹھیک ہے

یہ کہہ کر وہ جابر کے کمرے کی طرف گیا اور دروازہ کھولنا لگا مگر دروازہ اندر سے لوک تھا

ارے یہ بند کیوں کیا ہوا ہے
ساتھ ہی کھٹکھٹانا شروع کیا

مگر بھت دیر تک اندر سے کوئی آواز نہیں آہی سب جمع ہو گئے اور زور سے دھکا لگانے لگے بلا آخر دروازے ٹوٹ گیا

خونریز انتقامر ایمن

اندر کا منظر حیران کن تھا ہر شے کا حشر نشر ہوا ہوا تھا

یوں لگتا جیسے یہاں دو لوگوں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی ہوں مگر جابر صاحب تو کمرے میں موجود ہی نہیں تھے خدا بخش کمرہ کس منظر دیکھ کر فوراً بولا

بتاؤ تم سب مجھے آخر کیا ہوا؟ یہاں تم سب کہاں تھے؟

سبھی حیرت زدہ تھے کیونکہ کسی کو بھی ہلکی سی بھی آواز نہیں آہی تھی

بتاؤ مجھے تم لوگوں سے پوچھ رہا ہوں

خدا بخش غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا

ہمیں نہیں پتا

ڈیوٹی ورکر انس بولا ہمیں تو خود اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا ہے یہ سب کیسے ہوا

جوں بھی جلدی کرو اس پاس سب کو فوراً خبر کرو

اگر کسی نے جابر صاحب کو اغواء کیا ہے تو ہمیں فوراً ناکہ بندی کرنا ہوگی

یس سر سب نے کہا اور فوراً وہاں سے روانہ ہوئے

خدا بخش نے اس معاملے کی اطلاع جلدی سے ہیڈ کوارٹر بھیجی



خونریز انتقامر امین

صبح سے ہی تھانے میں ہلچل مچی ہوئی تھی ہر کوئی جابر کے اس طرح غائب ہونے سے پریشان تھا تمام علاقوں کو گھیرا
میں لے لیا گیا ہر جگہ تلاش جاری تھی جابر کی جگہ سرکاران کو تھانے بھیجا گیا انہوں نے آتے ہی تفتیش شروع
کردی مگر شام تک کو ہی سراغ نہ ملا

جابر کے گھر والے بھی تھانے میں موجود تھے اور

کافی پریشان حال تھے انسپکٹر کامران نے ان کو بہت مشکل سے تسلی دے کر گھر بھیجا کہ جلد ہی جابر کا پتہ لگا لیا جائے
گا ہر کسی کے لیا اس کا یوں کمرے سے غائب ہو جانا حیران کن تھا آخر کہا گیا وہ کیا ہوا اس کے ساتھ •

کچھ دنوں سے حویلی میں کافی خاموشی تھی مگر یہ شاید چند لمحوں کے لیے اس کے بعد اک بڑا طوفان حویلی والوں کا
منتظر تھا

کھیل روز تک جابر کا پتہ نہیں چلا

انسپکٹر کامران بری طرح سے دباؤ کا شکار تھا

وہ اپنے کمرے میں کافی پریشان بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس یہ خدا بخش کھڑا تھا

READERS CHOICE

کہ اتنے میں اک سپاہی نے آکر بتایا

اک عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے

کس سلسلہ میں لیا تمہیں نہیں پتا ہم اس وقت کتنے بڑا مسئلہ میں پھنسے ہوئے ہیں جا کر منع کردہ پھر کسی وقت آہے

خونریز انتقامر ایمن

اتنے میں خدا بخش بولا

سراسے اندر آنے دے

یہ وہی ہے جو جابر صاحب کے پاس بھی آہی تھی اس کا شوہر بھی لاپتہ ہو گیا ہے یہ رپورٹ درج کروانے آہی تھی
ٹھیک اسی رات جابر صاحب بھی لاپتہ ہو گئے

اوہ تو کیا ایسا ہے انسپکٹر کامران بولے

اسے جلدی اندر بولا ہو

ہو سکتا ہے اس مسئلہ میں ہماری کچھ مدد ہو جا ہے

جی سر

تھوڑی دیر میں میری اندر آہی

اور آتے یہ رونا شروع کر دیا

پلیز سر میری مدد کرے کچھ دن پہلے اپنے شوہر کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آئی تھی انسپکٹر جابر نے وعدہ کیا

تھا کہ وہ میرے شوہر کو ڈھونڈ دے گئے

مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا پلیز میری مدد کریں
READERS CHOICE

دیکھیں محترمہ حوصلہ رکھے ہم

خود بھی اس وقت کافی مشکل میں ہے

Page 33 of 45

خونریز انتقامر امین

جابر صاحب اس روز سی ہی غائب ہے جب آپ اپنے شوہر کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آہی تھی
ابھی تک کو ہی ایسا سراغ نہیں مل سکا جن سے ہم انہی ڈھونڈ سکے یا کوئی امید نظر آہی
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ایسا کیسے ہو گیا

میری حیرت سے بولی
مجھے لگتا ہے جس نے آپ کے شوہر کو غائب کیا اس نے ہی جابر کو بھی کیا ہے
مگر کون ہے وہ یہ نہیں پتہ
چل رہا

خیر آپ پریشان نہ ہوں ہم کو ششیں جاری رکھے گئے جیسے ہیں آپ کے شوہر کے بارے میں کچھ پتہ لگا ہم آپ کو بتا
دے گئے اگر آپ کو بھی کچھ معلوم ہوا تو براہ مہربانی سب سے پہلے ہمیں پتانا
جی بالکل سر بہت شکریہ آپ کا
میری آنسو صاف کرتی چلی گئی



چاندنی کو حویلی میں کام کرتے چند روز یہ ہو ہے تھے رخصتہ نے اسے سب کے بارے میں بتایا سوائے رخصانہ کے
گھر میں بھی کوئی اس ٹاپک پر بات نہیں کرتا تھا اگرچہ اوپر سے سب خاموش تھے مگر اندر ہی اندر اک خوف سب کر
دلوں میں موجود تھا

خونریز انتقامر ایمن

رات کچن کی صفائی کرتے چاندنی کو کافی دیر ہوگی

آخری کام کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے کوارٹرز کی طرف آہی برآمدے سے گزرنے پر اس کی نظر آخری کونے پر واقع پرانے سے کمرے کی طرف گئی اس کمرے کے دروازے پر اک پرانا اور مضبوط تالا لگا ہوا تھا اس کمرے کو دیکھتے ہی چاندنی کے دل کو کچھ ہوا اور اس کے قدم اس طرف اٹھنے لگے

چاندنی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کمرے کی طرف اگئی اب اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا جو بند تھی وہ بہت غور سے اس کھڑکی کو دیکھے گی نجانے کیوں اسے اپنا دل پھسلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا بہت کوشش کے باوجود وہ خود پر قابو نہیں پارہی تھی اس کا دل چاہا واپس مڑنے کو یہ سوچ کر جوں ہی اس نے قدم پیچھے کی طرف بڑھانا چاہے کہ اچانک کھٹک کی آواز کے ساتھ اک دم کھڑکی کھول گئی اس کا دل سوکھے ہوئے پتے کی طرح لرزنے لگا آخر ہمت کر کے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کھڑکی کے اس پار کالا سیاہ اندھیرا تھا وہ حیران ہو ہی تھوڑا آگے جا کر اس نے کھڑکی کے اندر جھانکنے کی کوشش کی اچانک لال دھواں کھڑکی سے باہر نکلا اور اس کو مکمل اپنی لپیٹ میں لے لیا



چھ سالہ حیدر اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور کوہی اندر داخل ہوا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ اس کی جانب جھکاؤ پھر اک نسوانی آواز نے آہستہ سے سوئے ہوئے حیدر کو پکارا حیدر حیدر اٹھو تمہیں کچھ دکھانا ہے حیدر اٹھو حیدر کی نیند کچی تھی اس لیے تھوڑا کسمسا کر اٹھ کر بھیٹھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر بولا کیا بات ہے

خونریز انتقامر

چاندنی کیوں اس ٹاہم تنگ کر رہی ہو چاندنی نے مسکرا کر اسے دیکھا آپ کی ماما آپ کو بلارہی ہے انکو آپ کی وہ فیورٹ بال مل گئی ہے جو گم ہو گئی تھیاو کے حیدر نے جلدی سے چاندنی کا ہاتھ پکڑا اور اسے کواریٹرز کی طرف لے گی ارے یہ آپ مجھے یہاں کیوں لے آہیکیونکہ تمھاری بال یہاں ہے اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا کیا اس روم میں جی ہاں مگر میں کیسے اندر جاؤ یہاں تو تالا ہے کوہی بات نہیں میں تمھیں کھڑکی سے اندر مگر میں کیسے اندر جاؤ یہاں تو تالا ہے داخل کرو گی بال لے کر باہر آ جانا میں

ٹھک ہے چاندنی نے آگے بڑھ کر اس کو اٹھایا اور اک نظر اسے دیکھا پھر کھڑکی کے اندر کی طرف زور سے پھینکا اس کے ساتھ ہی کھڑکی بند ہو گئی اور ننھا حیدر کے چلانے کی آواز فضا میں بلند ہو ہی ماما بچاؤ بچاؤ ماما پاپا پاپا حیدر کے رونے کی آواز آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئی چاندنی نے مسکرا کر بند کھڑکی کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اپنا منہ آسمان کی طرف کر کے کھولا اس کا منہ حیرت انگیز طور پر حد سے زیادہ کھولتا چلا گیا اور منہ سے چمکاڈڑوں کا اک عول نکلنا شروع ہوا جس نے پوری حویلی کے گرد گھیرا ڈال دیا

اف کیا مصیبت ہے جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے کام پر آئے اور محترمہ کے نخرے شروع ہو گئے
اک بات میری کان کھول کر سن لو رخشندہ میں نے اسے تمہارے کہنے پر رکھا تھا اور تم اچھی طرح سے جانتی ہو
یہاں اس قسم کے چونچلے نہیں چلتے بہتر ہے کہ تم اسے اپنی زبان میں سمجھا دو اگر کام کرنا ہے تو سیدھے طریقے سے
کرے ورنہ دفعہ ہو جائے حویلی سے ہمارے پاس کام چوروں کی جگہ نہیں ہے

خونریز انتقامر ایمن

جی بی جی آپ فکر نہ کرے میں اسے سمجھا دو گی آپ کو دوبارہ شکایت کا موقع نہیں ملے گا
گڈاب جلدی جاو اور اسے لا کر کام پر لگاؤ بہت کام پڑا ہے اور بچے بھی سکول کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں
جیسے ٹھیک ہے وردہ کچن سے نکلی تو رخشنہ نے جلدی سے اکڑے میں کچھ کھانے کے لیے رکھا ساتھ میں
میڈیسن رکھ کر فوراسروٹ کو ارٹر کی طرف بڑھ گیا
رضیہ بچوں کو آٹھانے کے لئے ان کے کمرے میں آئی
اس کمرے میں وردہ کا بیٹا حیدر اور ارسلان سوتے تھے
جب کے ساتھ والا کمرہ وردہ کی بیٹی علینہ اور شینل کی دو بیٹیوں مصباح اور فاطمہ کا تھا
رضیہ نے پہلے ان کو اٹھایا اور پھر لڑکوں کے کمرے میں آئی مگر یہاں صرف ارسلان سورہ تھا حیدر کمرے میں نہیں
تھا وہ تھوڑا پریشان ہوئی مگر پھر اس نے ارسلان کو آٹھا کر اس سے حیدر کے بارے میں پوچھا مگر اس نے لاعلمی کا
اظہار کیا رضیہ اچھی خاصی پریشان ہو گی اس نے پہلے دو سے کمروں میں دیکھنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے
پوری حویلی چھان ماری مگر اسے حیدر نہ ملا
اب تو صحیح معنوں میں اس کے چھکے چوٹ گے وہ فوراً
اندر کی سمت بھاگی جہاں سب بیٹھے ہوئے تھے

اس نے فوراً اندر جا کر کہا بڑے صاحب بڑی بیبی چھوٹی بیبی جواد صاحب ذیشان صاحب حیدر غائب ہو گیا ہے



خونریز انتقامر ایمن

رخشندہ اپنے اور چاندنی کے مشترکہ کمرے میں داخل ہوئی سامنے چاندنی چار میں لیٹی لیٹی ہوئی تھی اس نے ٹرے
اک طرف رکھی اور اس کو ہلکا سا ہلایا

چاندنی نے آنکھیں کھولی اس کی آنکھیں بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی
چاندنی بیٹا اٹھو کچھ کھا کر میڈیسن لے لو ورنہ بیبی بہت غصہ کر رہی ہیں تم جلدی سے پی گھا کر حویلی میں آؤ
جی آئی میں آرہی ہوں

رخشندہ نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بولی بیٹا میں بے بس ہو میں جانتی ہوں تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے
لیکن میں کچھ کر نہیں سکتی ہم یہاں نوکر ہے کام کرے گے تو معاوضہ اور کہنے کو روکھی سوکھی ملے گی اگر آج ہمیں
تھوڑا سا کچھ ہو جائے تو یہ امیر لوگ ہمیں نکال باہر کرے ان کے سینے میں دل نہیں پتھر ہوتا ہے ان کے نزدیک
یہی انسان ہے سردی گرمی بخار ان کے لیے ہوتا ہی ہے غریب تو اک مشین کی طرح ہے ان کے سامنے جب تک
مشین چلتی ہے چلاؤ ورنہ اسی خرابی پر نکال باہر کرو

چاندنی نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پیاری سے بولی
میں جانتی ہوں آپ کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہے

میں بالکل ٹھیک ہو اور پھر اگر مجھے اپنے گھر والوں خوش دیکھنے ہے تو یہ اب تکلیفیں اٹھانا پڑے گی
اس کی بات سن کر رخشندہ بولی

خونریز انتقامر امین

میں جانتی ہوں تو چھوٹی ہے مگر ماشاء اللہ سے عقلمند ہے بہت اللہ تجھے تیرے حصہ کی ساری خوشیاں نصیب کرے
آمین

غریبوں کی قسمت میں خوشی کہا

چاندنی نے دل میں سوچا

چلو اب جلدی سے میرے سامنے ناشتہ کر پھر دونوں حویلی جاتے ہیں بہت کام پڑا ہزار پھر اس شینل اور وردہ نے
چیننا شروع کر دینا ہے

جی آئی

چاندنی نے جلدی سے منہ ہاتھ دھویا اور ناشتہ کر کے رخشندہ کے ساتھ چل دی مگر وہاں تو اک نیا ہی مسئلہ شروع ہوا
تھا

یہ کیا کہہ رہی ہو

اس کی بات سن کر سب میں آگے

کیا مطلب ہے تمہارا کہاں ہے میرا بیٹا

بیگم صاحبہ میں سچ کہہ رہی ہو

میں نے اسے خود رات کو بستر پر سلا یا تھا

Page 39 of 45

خونریز انتقامر ائمن

مگر جب میں اس کو اٹھانے گی تو وہاں نہیں تھا

میں نے بچوں سے پوچھا مگر انہیں بھی نہیں معلوم اور پھر میں نے پوری حویلی چھان ماری مگر کہیں نہیں ملے حیدر صاحب

وہ تھریڈ تھرکانپتے ہوئے بولی

تم جھوٹ بول رہی ہے میں خود دیکھتی ہوں

اور وہ پاگلوں کی طرح دوسری منزل پر بنے حیدر کے کمرے کی طرف بھاگی

اس کے پیچھے جو ادشینل اور ذیشان بھی بھاگے

جبکہ ضیاء صاحب نے پوری حویلی کے ملازمین کو بلا کر انہیں اک بار پھر پوری حویلی میں ڈھونڈنے کو کہا

رخشنده اور چاندنی نے بھی حیدر کو ہر جگہ تلاش کیا مگر کافی دیر بعد سب منہ اٹھائے واپس آئے

وردہ کارور و کر بڑا حال تھا شینل اسے مسلسل چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی

ضیاء صاحب نے بچوں سے خود پوچھا مگر ان کا جواب پہلے والا ہی تھا

یہ بہت عجیب بات تھی

کسی کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ راتوں رات حیدر کہا گیا چھوٹی موٹی شرارتیں تو وہ کرتا رہتا تھا مگر ایسا معاملہ پہلے کبھی پیش نہیں آیا

آخر بہت ڈھونڈنے پر بھی وہ نہ ملا تو ضیاء صاحب پولیس اسٹیشن پہنچے اور رپورٹ درج کروائی

خونریز انتقامر امین

پولیس اسٹیشن میں پہلے ہی جابر کے لاپتہ ہونے کا مسئلہ بنا ہوا تھا اوپر سے اتنے مشہور بزنس مین کے پوتے کی گمشدگی پر اک کو اور مشکل ان پڑی تھی

ضیا صاحب کی باتوں کو سن کر انسپکٹر بھی حیران ہوا کیونکہ جابر بھی اسی طرح غائب ہوا تھا تو کیا انیل حیدر اور جابر کو اک ہی شخص نے اغوا کیا ہے آخر ان سب کا آپس میں کوئی نہ کوئی جوڑ ضرور ہے لہذا وہ فوراً اپنی ٹیم کو لے کر حویلی پہنچا

اور تفتیش کا آغاز کیا

وردہ کی حالت کسی سے دیکھی نہیں جارہی تھی

وہ حیدر کے بستر سے لپٹی زور زور سے رو رہی تھی

گھر کے تمام افراد سے باری باری پوچھ گچھ کی گئی تمام حویلی کا چھ سے معائنہ کیا گیا

مگر کئی کوئی سراغ نہ ملا

بالآخر کوئی نشانی نہیں ملنے پر انسپکٹر نے واپس جانے کا فیصلہ کا

انہوں نے ضیا صاحب کو جابر کے لاپتہ ہونے کے لیے بارے میں پتایا اور تسلی دی کہ جو کوئی بھی اس کے پیچھے ہے

پکڑا جائے گا

اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سپاہی خورشید کو سرونٹ کو ارٹرز کی طرف تلاشی کے لیے بھیجا

خونریز انتقامر امین

خورشید نے باری باری سارے کمرے چیک کیا واپس مڑنے لگا تو اس کی نظر صحن کے کونے پر پنے پرانے سے کمرے کی طرف گی کمرے کے دروازے پر بڑا سناٹا لگا تھا

ہو سکتا ہے اس کمرے سے کچھ مل جائے کافی عجیب بھی تو ہے یہ کمرے:

یہ سوچ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا

پہلے دروازے پر زور آزمائی کی پھر کھڑکی کی طرف آیا اور اس کھڑکی کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھوڑی سے تگ و دو کے بعد کھڑکی کھل گئی

دن کی روشنی میں اندر کا منظر واضح تھا

یہ 'یہ کیا ہے

خورشید کے جسم سے پسینہ چھوٹنے لگا وہ واپس مڑا اس ارادے سے کہ جا کر سب کو بتا ہے اور انھیں یہاں لائے ابھی وہ دو قدم چلا ہی تھا کہ پیچھے سے اک نسوانی آواز آئی
سنیے

اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے وہی نوکرانی نظر آئی جس نے تفتیش کے دوران اپنا نام چاندنی بتایا تھا
بولو کوئی کام ہے؟

اس نے غصے سے کہا وہ جلد از جلد انسپکٹر کے پاس جانا چاہتا تھا

جی وہ میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں لیکن

خونریز انتقامر ایمن

کہاں جارہے ہو آپ لوگ تو حیدر کو ڈھونڈنے آہے تھا کیا نہیں ملا وہ
نہیں پوری حویلی ڈھونڈ لیا ہے مگر کوئی نشانی نہیں ملی اس کی پھر وہ اس سے
بولا تم کیوں پوچھ رہی ہو؟

وہ دراصل میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں
کیا؟ کیا بتانا ہے؟

وہ مشکوک لہجے میں بولا

لیکن وعدہ کرے پہلے یہ بات اپنے تک رکھے گئے

ہاں ٹھیک ہے اب بتاؤ تم

وہ میں جانتی ہوں کہ حیدر اس وقت کہاں ہے

کیا وہ زوردار آواز میں بولا

تم جانتی تھی تو بڑے صاحب کو کیوں نہیں بتایا

وہ گھبراتے ہوئے بولی مجھے صرف شک ہے اس لئے میں چاہتی ہوں پہلے آپ میرے ساتھ چل کر دیکھے

اس کی بات سن کر اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں لیکن اگر وہاں کچھ نہ ملا تو میں

تجھے اندر کر دوں گا اور پھر تیرا وہ حال کروں گا کہ یاد رکھے گی پولیس کا انسٹیبل انتہائی کمینہ معلوم ہوتا تھا

مگر چاندنی کے لبوں پر اک بھیانک مسکراہٹ نمودار ہوئی

خونریز انتقامر ایمن

ٹھیک ہے اب بتا کہا شکریہ ہے تجھے

وہ معصومیت سے بولی

اوپر چوتھی منزل پہ

ٹھیک ہے وہ آگے بڑھ گیا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھوڑی دیر میں وہ چھت پر موجود تھے لیکن وہاں آکر پانی کی ٹینکی کے سوائے کچھ نہیں تھا

اب بتا کہاں ہے حیدر

اس نے اک نظر اسے دیکھا اور ہاتھ سے ٹینکی کی طرف اشارہ کیا

وہ مڑ کر ٹینکی کے پاس گیا اور اس کا ڈھکن اٹھا کر اسے اندر دیکھا تو اس کے منہ سے دلخراش چیخے گونجی



اس کا پورا وجود پسینے میں نہا گیا

وہ جو ہی پیچھے مڑا اس کو یہاں تک لانے والی نوکرانی بھی غائب تھی

READERS CHOICE

وہ دیوانہ وار سیڑھیوں کی طرف بھاگا

ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کیا سامنے کارپورچ میں اسے ضیاء صاحب اور اپنی پوری ٹیم نظر آئیں جو

بس جانے ہی والی تھی

خونریز انتقامر ایمن

اس نے وہی سے با آواز بلند چیخنا شروع کیا
سروہاں ٹینکی میں لاش ہے جلدی آے سر
سر جلدی آے سسروہاں کوئی ہے سر پلینز
وہ روتا ہوا ڈرتا ہوا انھیں پکار رہا تھا
اس کے

یہ آوازیں سن کر ان لوگوں نے اسے دیکھا
ارے یہ اس کو کیا ہوا یہ کیا کہیے جارہا ہے
یہ اس کی حالت کیسی ہو رہی ہے
سروہ تو کسی لاش کا بول رہا ہے اک سپاہی نے کہا
چلو جلدی چلو

اتنے میں سپاہی خورشید جوا بھی تک چیخ رہا تھا اچانک کیسی نے اس کو زور سے پیچھے کی طرف کھینچا اور اسے ٹانگوں سے
پڑ کر کھینچتا ہوا چھت لے دوسرے کونے میں لے گیا

READERS CHOICE